4 اکتوبر 1962

ازعدالت عظمیٰ

امیر سنگھ اور دیگر

بنام

رام سنگھ اور دیگران

(اور منسلک اپیلیں)

(بی پی سنہا، سی جے، پی بی گجیندر گڈکر، کے این وانچو، کے سی داس گپتا اور جے سی شاہ، جسٹسز۔)

حق شفع – نئے حقوق پیدا کرنے والے قانون میں ترمیم اور نئے قانون سے مطابقت نہ رکھنے والے فرمان فراہم کرنا – سابقہ کارروائی – زیر التواء اپیل پر اثر – پنجاب حق شفع ایکٹ، 1913 (1913 کا پنجاب)، جیسا کہ 1960 کے پنجاب ایکٹ 10 کے ذریعے ترمیم کی گئی ہے، دفعہ 15(1)(c) شق 4، 31.

مقدمہ میں موجود جائیدادیں اے نے اپیل گزاروں کو 31 مئی 1956 کو فروخت کر دی تھیں، لیکن جواب دہندگان نے، کیونکہ پٹی میں کچھ زرعی زمین کے مالکان نے دعوی کیا کہ انہیں پنجاب حق شفع ایکٹ 1913 کی دفعہ 15(c)(ii) اور (iii) کے تحت حق شفع کا حق حاصل ہے۔ اس مقصد کے لیے مدعا علیہان کی طرف سے دائر کیے گئے مقدمے میں اپیل گزاروں نے اس دعوے کی اس بنیاد پر مزاحمت کی کہ اے کے فروشوں نے ان کی خریدی ہوئی زمینوں میں سے کچھ اشیاء تبادلے کے ذریعے منتقل کی تھیں اور یہ کہ مذکورہ تبادلے کے نتیجے میں اپیل گزار خود اسی قانونی شق کے تحت مذکورہ فروخت کو پہلے سے خالی کرنے کے حقدار ہو گئے تھے۔ تاہم مقدمے کا فیصلہ ٹرائل کورٹ نے کیا اور اس فیصلے کی تصدیق پنجاب ہائی کورٹ نے کی۔ اپیل گزاروں نے سپریم کورٹ میں اپیل کرنے کے لیے خصوصی اجازت حاصل کی اور اپیل کے زیر التواء ہونے کے دوران ایکٹ میں 1960 کے پنجاب ایکٹ 10 کے ذریعے ترمیم کی گئی، جس کے ذریعے، دیگر باتوں کے ساتھ، اصل ایکٹ کی دفعہ 15(c) کی شق (1) اور (3) کو حذف کر دیا گیا، (2) دفعہ 15(1)(ای) کی شق 4 میں بشرطیکہ زرعی زمین اور گاؤں کی غیر منقولہ جائیداد کے سلسلے میں قبل از وقت چھوٹ کا حق ان کرایہ داروں کے پاس ہوگا جو دکانداروں یا ان میں سے کسی کے کرایہ داری کے تحت فروخت شدہ زمین یا جائیداد یا اس کا حصہ رکھتے ہیں، اور (3) دفعہ 31 بشرطیکہ کوئی عدالت پیشگی چھوٹ کے لیے مقدمے میں حکم نامہ منظور نہ کرے، چاہے ترمیم کے آغاز سے پہلے یا بعد میں قائم کیا گیا ہو۔ ترمیم شدہ ایکٹ کے ذریعے متعارف کرائی گئی نئی دفعات کے پیش نظر جواب دہندگان نے ایک نئی دلیل پیش کی کہ وہ کرایہ دار ہیں جو زیر بحث زمینوں کے فروش کی کرایہ داری کے تحت رکھے ہوئے ہیں اور اس طرح وہ ایکٹ کی دفعہ 15(1)(سی) کی شق 4 کے تحت پیشگی چھوٹ

کے حق کے حقدار ہیں، جیسا کہ ترمیم کی گئی ہے، چاہیے یہ مانا جائے کہ غیر ترمیم شدہ ایکٹ کی دفعہ 15 (سی) کی شق (ii) اور (iii) کے تحت پیشگی چھوٹ کا دعوی کرنے کا حق ترمیم شدہ ایکٹ کے ذریعے ماضی سے چھین لیا گیا تھا۔ اپیل گزاروں نے استدعا کی کہ یہ فرض کرتے ہوئے بھی کہ دفعہ 15 (1) (سی) کی شق 4 لاگو ہوتی ہے، جواب دہندگان نئے حق شفع کی بنیاد پر حکم نامہ حاصل نہیں کر سکتے کیونکہ ان کے پاس اس تاریخ پر ایسا کوئی حق نہیں ہے جس پر مقدمہ دائر کیا گیا تھا یا فروخت کب متاثر ہوئی تھی۔

یہ مانا گیا کہ (1) پنجاب حق شفع ایکٹ، 1913 کی دفعہ 31 کی دفعات، جیسا کہ 1960 کے پنجاب ایکٹ 10 کے ذریعے ترمیم کی گئی ہے، عمل میں ماضی سے متعلق ہیں اور اس لیے، ٹرائل کورٹ کے ذریعے جواب دہندگان کے حق میں منظور کیا گیا حکم نامہ اور غیر ترمیم شدہ دفعہ کے تحت ہائی کورٹ کے ذریعے توثیق کو برقرار نہیں رکھا جا سکا۔

رام سروپ بنام منشی – [1963] 3 ایس۔سی۔آر۔ 858 کے بعد۔

(2) دفعہ 31 کے ماضی سے متعلق عمل میں لازمی طور پر ترمیم شدہ دفعہ 15 کی بنیادی دفعات کو ماضی سے اثر انداز کیا جانا شامل ہے، اور اس لیے وہ حقوق جواب جواب دہندگان ترمیم شدہ دفعات کے تحت دعوی کرتے ہیں، انہیں متعلقہ وقت پر ان میں شامل سمجھا جانا چاہیے، جس کے نتیجے میں وہ ریمانڈ پر، مذکورہ حقوق کی بنیاد پر منظور شدہ فرمان طلب کرنے کے حقدار ہیں۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1961: کی سول اپیل نمبر 436 سے 438۔

1959 کے لیٹرز پیٹنٹ اپیل نمبر 407، 408 اور 409 میں پنجاب ہائی کورٹ کے 9 دسمبر 1959 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل گزاروں کے لیے اچرو رام اور بی ڈی جین۔

گیان سنگھ ووہرا، جواب دہندگان کے لیے۔

1962. 4 اکتوبر۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

گجیندر گڈکر، جے۔ – پنجاب حق شفع (ترمیم) ایکٹ، 1960 (X آف 1960) کے ذریعے پیرنٹ ایکٹ آف حق شفع (نمبر 1 آف 1913) میں متعارف کرائی گئی دفعہ 31 کے ماضی سے متعلق عمل کا اثر ہے۔ یہ وہ مختصر سوال ہے جو ان تین

اپیلوں میں ہمارے فیصلے کے لیے پیدا ہوتا ہے جنہیں اس عدالت کی طرف سے سماعت کے مقصد کے لیے یکجا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ اپیلیں جواب دہندگان کی طرف سے متعلقہ اپیل گزاروں کے خلاف قائم کیے گئے تین قبل از وقت مقدمات سے پیدا ہوتی ہیں۔ مدعا علیہان کا مقدمہ یہ تھا کہ سوٹ میں موجود جائیداد یں آفتاب رائے نے 31 مئی 1956 کو اپیل گزاروں کو 10,000 روپے میں فروخت کی تھیں اور یہ وہ فروخت ہے جسے وہ پہلے سے روکنا چاہتے تھے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ وہ موزہ مرہار کلان میں پٹی اوکھ اور پٹی روڈے میں زرعی زمین کے مالک ہیں، اور اس طرح، انہیں دفعہ 15 (سی) (ii) اور (iii) کے تحت قبل از وقت دعوی کرنے کا قانونی حق حاصل ہے۔ اپیل گزاروں نے اس دعوے کی اس بنیاد پر مزاحمت کی کہ آفتاب رائے کے متعلقہ فروشوں نے تبادلے کے ذریعے ان کی خریدی ہوئی زمینوں میں سے تقریبا 2 کینال منتقل کیے تھے اور مذکورہ تبادلے کے نتیجے میں اپیل گزار خود اسی قانونی شق کے تحت مذکورہ فروخت کو پہلے سے خالی کرنے کے حقدار ہو گئے تھے۔ چونکہ اپیل گزاروں نے ان جواب دہندگان کے ساتھ مساوی حیثیت حاصل کر لی تھی جنہوں نے پیشگی ہونے کا دعوی کیا تھا، اس لیے ان کے حق شفع کے دعوے کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔ یہ، مختصر طور پر، فریقین کے درمیان مقابلے کی نوعیت تھی۔

ٹرائل کورٹ نے فیصلہ دیا کہ وہ تبادلے جن پر اپیل گزاروں نے انحصار کیا تھا ثابت نہیں ہوئے تھے اور اس لیے اس نے دفعہ 15 (سی) (ii) اور (iii) کے تحت جواب دہندگان کے حق شفع کے حق کو اثر انداز کیا۔ اپیل گزاروں نے یہ معاملہ ایڈیشنل کے سامنے اٹھایا۔ اپیل میں ضلع جج۔ نچلی اپیلٹ عدالت نے تحت ضابطہ دیوانی کے آڈار 41، قاعدہ 27 کے تحت اضافی شواہد کو تسلیم کرنے پر خوشی کا اظہار کیا اور فیصلہ دیا کہ زیر بحث تبادلے حقیقت میں ثابت ہو چکے ہیں اور قانون میں درست ہیں۔ اس لیے یہ اس نتیجے پر پہنچا کہ اپیل گزاروں نے جواب دہندگان کے ساتھ مساوی حیثیت حاصل کر لی ہے اور اس لیے جواب دہندگان حق شفع کا دعوی ناکام ہونا چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ اپیل گزاروں کی طرف سے پیش کردہ اپیلوں کی اجازت دی گئی اور جواب دہندگان کے مقدمے خارج کر دیے گئے۔

اس کے بعد اس تنازعہ کو پنجاب کی ہائی کورٹ کے سامنے مدعا علیہان نے دوسری اپیلوں کے ذریعے اٹھایا۔ جسٹس مہاجن، جنہوں نے ان اپیلوں کو سنا، نے مؤقف اختیار کیا کہ فروشوں کے ذریعہ خریدی گئی جائیداد کے حصے کے بدلے تبادلے کے ذریعے حاصل کی گئی جائیداد اپیل گزاروں کو پہلے سے خالی کرنے کا حق نہیں دیتی ہے۔ انہوں نے اس حقیقت کا حوالہ دیا کہ زمینوں کے تبادلے کو بعض اوقات فریق کو پہلے سے خالی کرنے کا حق دینے کے طور پر تسلیم کیا جاتا تھا، لیکن یہ وہ جگہ تھی جہاں زمین کا تبادلہ فروخت شدہ اور پہلے سے خالی زمین کا حصہ نہیں تھا۔ نتیجے میں، ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ اپیل گزاروں کی طرف سے کی گئی عرضی قانون کے لحاظ سے اچھی طرح سے قائم نہیں تھی اور اس لیے مدعا علیہان قبل از وقت درخواست خارج کرنے کے حقدار تھے۔ اس نتیجے کے نتیجے میں، نچلی اپیلٹ عدالت کے ذریعے منظور کردہ فرمانوں کو پلٹ دیا گیا اور مدعا علیہان کے مقدمات کا فیصلہ کیا گیا۔ اس کے بعد اپیل گزاروں نے لیٹرز پیٹنٹ اپیلوں کے ذریعے ڈویژن بینچ کا رخ کیا، لیکن ان اپیلوں کو مسترد کر دیا گیا۔ لیٹرز پیٹنٹ اپیلوں میں ڈویژن بنچ کی طرف سے اس طرح منظور کردہ فرمانوں کے خلاف ہے کہ اپیل کنندگان خصوصی اجازت کے ذریعے اس عدالت میں آئے ہیں۔

ہم پہلے ہی دیکھ چکے ہیں کہ اپیل کنندگان اور جواب دہندگان دونوں 1913 کے پیرنٹ ایکٹ کی دفعہ 15 (سی) (ii) اور (iii) کے تحت پہلے سے خالی کرنے کے حق کا دعوی کر رہے ہیں۔ 4 فروری 1960 کو 1960 کا ترمیم شدہ ایکٹ نمبر 10 منظور کیا گیا۔ ترمیم شدہ ایکٹ کے سیکشن 4 نے سابقہ سیکشن کی دفعات میں خاطر خواہ تبدیلیاں کرنے کے بعد پرانے دفعہ 15 کے نئے دفعہ 15 کو تبدیل کر دیا ہے۔ اصل دفعہ 15 (سی) کی شقوں (ii) اور (iii) کو حذف کر دیا گیا ہے، جس کے نتیجے میں اپیل گزاروں اور جواب دہندگان دونوں کی طرف سے پیشگی معافی کے دعووں کو ترمیم شدہ دفعات کے ذریعے تسلیم کرنا بند کر دیا گیا ہے۔ اپیل گزاروں کا دعوی ہے کہ چونکہ مدعا علیہان کو غیر ترمیم شدہ دفعہ 15 کی دفعات پر ان کے حق میں پیشگی استثنی کا حکم نامہ مل گیا ہے، اس حکم نامے کو امینڈنگ ایکٹ کی دفعہ 31 کی دفعات کی وجہ سے مزید برقرار نہیں رکھا جاسکتا۔ دفعہ 31 میں کہا گیا ہے کہ کوئی بھی عدالت پنجاب حق شفع (ترمیم) ایکٹ، 1959 (1960) کے آغاز سے پہلے یا اس کے بعد پیش کیے گئے مقدمے میں حکم نامہ منظور نہیں کرے گی جو مذکورہ ایکٹ کی دفعات سے مطابقت نہیں رکھتا ہے۔ اس کی اس دلیل کی حمایت میں کہ دفعہ 31 کے عمل میں ماضی سے متعلق ہونے کی وجہ سے جواب دہندگان کے پیشگی مواخذے کا دعوی کرنے کے حق پر مزید غور نہیں کیا جاسکتا۔ اپیل گزاروں کی طرف سے مسٹر اچرو کام نے رام سروپ بنام موشی (1) [1963] 3
S.C.R.858 کے معاملے میں اس عدالت کے حالیہ فیصلے کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی ہے۔ 30 اگست 1962 کو اعلان کیا گیا۔ اس معاملے میں، آئینی بنچ کی طرف سے بات کرنے والے جے اینگر، نے دفعہ 31 کے ماضی سے متعلق عمل کے بارے میں سوال پر غور کیا اور مشاہدہ کیا کہ مذکورہ شق ماضی سے متعلق ہے اور یہ کہ مذکورہ سیکشن میں استعمال ہونے والی زبان "واضح طور پر جامع ہے تاکہ ایک اپیلٹ عدالت سے ترمیم شدہ ایکٹ کی بنیادی دفعات کو نافذ کرنے کی ضرورت ہو چاہے اس کے سامنے اپیل قبل از وقت استثنی دینے والے فرمان کے خلاف ہو یا اس راحت سے انکار کرنے والے کے خلاف ہو"۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس معاملے میں عدالت کے سامنے اس بات پر زور دیا گیا کہ دفعہ 31 میں استعمال ہونے والے الفاظ اپیلٹ عدالت کے سامنے زیر التواء کارروائیوں میں ترمیم شدہ دفعات کے اطلاق کا جواز پیش نہیں کرتے؛ مذکورہ الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ مذکورہ دفعات کو صرف ان مقدمات میں استعمال کیا جاسکتا ہے جو ٹرائل کورٹ کے سامنے زیر التوا تھے۔ اس دلیل کو مسترد کر دیا گیا تھا اور اس لیے یہ طے کیا جانا چاہیے کہ دفعہ 31 کی دفعات ماضی سے متعلق ہیں اور اپیل کنندگان اس عدالت کے سامنے اپنی موجودہ اپیلوں میں اس پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔

اس موقف نے بلاشبہ اپیل گزاروں کی مدد کی ہوگی لیکن ایک اور پیچیدگی کے لیے جو ترمیم شدہ ایکٹ کے ذریعے نافذ کردہ ترمیم شدہ دفعہ 15 کی متعلقہ دفعات کے ذریعے متعارف کرائی گئی ہے۔ ہم پہلے ہی دیکھ چکے ہیں کہ کچھ افراد جن کے پہلے سے خالی کرنے کے حق کو پیرنٹ ایکٹ کی متعلقہ دفعات کے ذریعے تسلیم کیا گیا تھا، ترمیم شدہ سیکشن کے ذریعے خارج کر دیا گیا ہے۔ ترمیم شدہ سیکشن میں ایسے افراد کا ایک اور طبقہ بھی متعارف کرایا گیا ہے جنہیں قبل از وقت معافی کا دعوی کرنے کا حق دیا گیا ہے۔ یہ افراد وہ کرایہ دار ہوتے ہیں جو دکانداروں کی کرایہ داری کے تحت فروخت شدہ زمین یا جائیداد یا اس کا ایک حصہ رکھتے ہیں۔ کرایہ داروں کے اس طبقے کو ترمیم شدہ دفعہ 15 کی شق (اے)، (بی) اور (سی) میں متعارف کرایا گیا ہے۔ دفعہ

15(1)(سی) کی شق چار میں کہا گیا ہے کہ زرعی زمین اور گاؤں کی غیر منقولہ جائیداد کے سلسلے میں قبل از وقت چھوٹ کا حق ان کرایہ داروں کے پاس ہوگا جو دکانداروں یا ان میں سے کسی ایک کی کرایہ داری کے تحت فروخت شدہ زمین یا جائیداد یا اس کا ایک حصہ رکھتے ہیں۔اسی طرح کی دفعات مذکورہ سیکشن کی شقوں (اے) اور (بی) میں کی گئی ہیں۔جواب دہندگان کے لیے مسٹر ووہرا کا دعوی ہے کہ وہ وہ کرایہ دار ہیں جو وینڈر کی کرایہ داری کے تحت زیر بحث زمین رکھتے ہیں اور اس طرح، وہ اب قبل از وقت دعوی کرنے کے حق سے آراستہ ہیں۔دوسرے لفظوں میں، مدعا علیہ کی دلیل یہ ہے کہ اگرچہ پیرنٹ ایکٹ کی غیر ترمیم شدہ دفعہ 15(سی) کی شقوں (ii) اور (iii) کے تحت ان کے پاس موجود حق کو ترمیم شدہ ایکٹ کے ذریعے ماضی سے چھین لیا گیا ہے، لیکن انہیں اسی حق کے ساتھ اس حقیقت کی وجہ سے پہنا گیا ہے کہ وہ ترمیم شدہ دفعہ 15(1)(سی) کی چوتھی شق کے تحت آتے ہیں اور اس حق کی فراہمی جیسے کہ غیر ترمیم شدہ دفعہ کی حذف شدہ دفعات کے تحت ان کے حق کی تباہی کو ماضی سے کام کرنا چاہیے۔اس لیے وہ تجویز کرتے ہیں کہ مدعا علیہان کو ترمیم شدہ دفعہ 15(سی) کی چوتھی شق کے تحت اپنا مقدمہ ثابت کرنے کا موقع دیا جانا چاہیے۔اس سلسلے میں، اس نے ہمیں اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے کہ یہ عرضی خاص طور پر مدعا علیہان نے اس عدالت کے سامنے مقدمے کے اپنے بیان میں لی ہے۔اس استدعا پر ہی دفعہ 31 کے ماضی سے متعلق عمل کے اثرات کے بارے میں سوال پیدا ہوتا ہے۔

مسٹر اچر ورام کا مؤقف ہے کہ اگرچہ دفعہ 31 ماضی سے متعلق ہے اور اس لحاظ سے قبل از وقت حقوق جو مدعا علیہان کو اس وقت دیے گئے تھے جب انہوں نے موجودہ مقدمے دائر کیے تھے، ان سے ماضی سے چھین لیے گئے ہیں، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ قبل از وقت حق جس پر مدعا علیہان موجودہ اپیلوں میں دعوی کرتے ہیں، ماضی سے تشکیل دیا گیا ہے۔ان کی دلیل یہ ہے کہ ترمیم شدہ ایکٹ کے ذریعے، مقننہ نے کوئی شک نہیں کیا ہے کہ ایسے افراد کے کچھ طبقات جو پرانے ایکٹ کے تحت قبل از وقت استثنی کے حقدار تھے، انہیں یہ حق نہیں دیا جانا چاہیے اور مذکورہ حق کو ختم کرنا ماضی کے تناظر میں کام کرنا چاہیے، لیکن یہ ان حقوق کے حوالے سے مقننہ کی پالیسی نہیں کہا جا سکتا جو ترمیم شدہ ایکٹ کے ذریعے پہلی بار بنائے گئے ہیں۔

اس طرح پیش کی گئی دلیل پہلی نظر میں پرکشش معلوم ہو سکتی ہے؛ لیکن ان میں استعمال ہونے والے الفاظ کا قریبی جائزہ۔ 31 یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ ٹھیک نہیں ہے۔قائم کیا۔دفعہ 31، بنیادی طور پر، اپیلٹ کورٹ سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ حق شفع معاملے میں ایک فرمان منظور کرے جو ترمیم شدہ ایکٹ کی دفعات سے مطابقت نہیں رکھتا ہے۔موجودہ اپیلوں میں، اگر ہم دفعہ 15(سی) کی دفعات کی طاقت پر مدعا علیہان کے پیشگی معافی کا دعوی کرنے کے حق کو برقرار رکھتے ہیں جیسا کہ وہ ترمیم سے پہلے تھے، تو یہ ترمیم ایکٹ کی دفعات سے مطابقت نہیں رکھتا، اور اس لیے، ترمیم ایکٹ کے ذریعے کی گئی تبدیلی کو نافذ کرنا ہوگا اور وہ حق جو ایک بار مدعا علیہان کو دیا گیا تھا اسے ان سے ماضی سے چھین لیا گیا سمجھا جانا چاہیے۔اس موضوع پر کوئی اختلاف نہیں ہے۔کیا اس سے قانونی حیثیت میں کوئی فرق پڑے گا جب ہم ان حقوق سے نمٹ رہے ہیں جو پہلی بار ترمیم شدہ ایکٹ کے ذریعے اس تاریخ کو بنائے گئے ہیں جب یہ عدالت موجودہ اپیلوں میں حکم نامہ منظور کرے گی؟ اگر کرایہ داروں کے حق میں بنائے گئے حقوق کو تسلیم نہیں کیا جاتا ہے اور مذکورہ حقوق کو نظر انداز کرتے ہوئے حکم نامہ منظور کیا جاتا ہے، تو وہ حکم نامہ ترمیم ایکٹ کی

متعلقہ دفعات سے مطابقت نہیں رکھتا ہے، اور دفعہ 31 میں واضح طور پر حکم دیا گیا ہے کہ کوئی بھی عدالت ایسا حکم نامہ منظور نہیں کرے گی جو ترمیم ایکٹ کی دفعات سے مطابقت نہیں رکھتا ہے۔ لہذا، یہ موقف واضح نظر آتا ہے کہ جب اپیلٹ عدالت کے سامنے زیر التواء حق شفع معاملے میں کوئی حکم نامہ منظور کیا جاتا ہے، تو اس عدالت کو اس حق کو تسلیم کرنے سے انکار کرنا چاہیے جسے غیر ترمیم شدہ ایکٹ کے ذریعے تسلیم کیا گیا تھا لیکن ترمیم شدہ ایکٹ کے ذریعے اسے ختم کر دیا گیا ہے، جس طرح اسے ان حقوق کو تسلیم کرنا ہوگا جنہیں غیر ترمیم شدہ ایکٹ کے ذریعے تسلیم نہیں کیا گیا تھا لیکن ترمیم شدہ ایکٹ کے ذریعے تخلیق کیا گیا تھا۔ دفعہ 31 کے ماضی سے متعلق عمل میں لازمی طور پر اثر شامل ہوتا ہے، جسے دفعہ 15 کی بنیادی دفعات کو ماضی سے متعلق طور پر دیا جاتا ہے اور یہ پرانے حقوق کے خاتمے پر اتنا ہی لاگو ہوگا جتنا کہ نئے حقوق کی تخلیق پر۔ دفعہ 15 کا ماضی سے متعلق عمل جو دفعہ 31 کے ماضی سے متعلق عمل کے نتیجے میں ہے، اس حقیقت سے متاثر نہیں ہوتا ہے کہ دفعہ 15 کے ذریعے مقرر کردہ قبل از وقت استثنیٰ کے حق کو ایک حق کہا جاتا ہے جو دفعہ 15 (1) کے ذیلی حصوں (اے)، (بی) اور (سی) میں مذکور افراد میں مضمر ہوگا۔

تاہم، اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ حق شفع کے قانون کے مطابق پری ایمپٹر کو فروخت کی تاریخ، مقدمے کی تاریخ اور فرمان کی تاریخ پر پری ایمپشن کا حق حاصل ہونا چاہیے۔ اس موقف سے اختلاف نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن جب یہ تجویز کیا جاتا ہے کہ جواب دہندگان یہ دعویٰ نہیں کر سکتے کہ جب وہ موجودہ مقدمہ لائے تھے تو ان کا حق تھا — یا جب فروخت متاثر ہوئی تھی، تو دلیل دفعہ 31 اور دفعہ 15 کے ماضی سے متعلق عمل کے حقیقی اثر کو نظر انداز کرتی ہے۔ اگر دفعہ 31 کے ماضی سے متعلق عمل کا ناگزیر نتیجہ دفعہ 15 کی بنیادی دفعات کو بھی ماضی سے متعلق بنانا ہے، تو اس کے بعد یہ ہوتا ہے کہ ماضی سے متعلق عمل کے ذریعے متعارف کرائے گئے افسانے کے ذریعے، وہ حقوق جن کا جواب دہندگان دفعہ 15 کی ترمیم شدہ دفعات کے تحت دعویٰ کرتے ہیں، انہیں متعلقہ وقت پر ان میں شامل سمجھا جانا چاہیے۔ اگر متعلقہ دفعات کو مقننہ کی طرف سے ماضی سے متعلق بنایا جاتا ہے، تو ماضی سے متعلق کارروائی کو مکمل اثر دیا جانا چاہیے، اور یہ اس دلیل پر پورا اترتا ہے کہ جواب دہندگان میں اس وقت قبل از وقت ادائیگی کا حق موجود نہیں تھا جب زیر بحث فروخت کا لین دین ہوا تھا۔ لہذا، ہم مطمئن ہیں کہ جواب دہندگان یہ دعویٰ کرنے کے حقدار ہیں کہ انہیں اپنا مقدمہ ثابت کرنے کا موقع دیا جانا چاہیے کہ مقدمہ میں زمین کے کرایہ دار ہونے کے ناطے انہیں قبل از وقت دعویٰ کرنے کا حق حاصل ہے۔ اتفاق سے، جب مدعا علیہان نے موجودہ مقدمے دائر کیے، تو انہیں قانون کی متعلقہ دفعات کے تحت پہلے سے استثنیٰ حاصل کرنے کا حق حاصل تھا جیسا کہ وہ اس وقت تھے؛ ترمیم کے ذریعے، وہ حق چھین لیا گیا ہے، لیکن اس کے بجائے وہ زمینوں کے کرایہ داروں کی حیثیت کی بنا پر ایک اور حق کا دعویٰ کرتے ہیں، اور یہ حق، دفعہ 31 کے پس منظر عمل کے ذریعے، ان کے لیے دستیاب ہے۔ ہمیں اس کے مطابق ہائی کورٹ کے منظور کردہ فرمانوں کو کالعدم قرار دینا چاہیے اور معاملات کو ٹرائل کورٹ کو اس ہدایت کے ساتھ واپس بھیجنا چاہیے کہ اس سے جواب دہندگان کو دفعہ 15 کی ترمیم شدہ شق کے تحت کرایہ داروں کے طور پر قبل از وقت معافی مانگنے کے اپنے حق کو پیش کرتے ہوئے اپنے دعووں میں ترمیم کرنے کا موقع ملے۔ اس طرح ترامیم کیے جانے کے بعد، اپیل گزاروں کو اپنے تحریری بیانات داخل کرنے کا موقع دیا جانا چاہیے اور پھر مناسب مسائل وضع کیے جانے چاہئیں اور ان مسائل پر نتائج کی روشنی میں مقدمات کی سماعت اور ان کو قانون کے مطابق نمٹا دیا

جانا چاہیے۔ان غیر معمولی حالات میں جن میں قانونی چارہ جوئی نے مزید زندگی حاصل کی ہے،ہم ہدایت دیتے ہیں کہ اب تک ہونے والے اخراجات فریقین کو برداشت کرنے چاہئیں۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔مقدمات خارج کردیے گئے

Meraj U Din Sofi
2024.05.09 16:23
I am the author of this document